مولانا نورالحسن راشد کاندھلوی (کاندھلہ، انڈیا)   (قسط:۳ آخری)

صحابۂ کرام، خصوصاً ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے سیدنا علی اور خانوادہ حسنین رضی اللہ عنہم کی متواتر رشتہ داریاں

مشاجرات کی روایات حقیقت یا افسانہ:

اس وقت جب حضرات صحابہ کی عظمت پر پھر سوالات اٹھائے جارہے ہیں، ان کی شان میں گستاخیوں کی بات کی جارہی ہے اور ان سے محفوظ قرآن مجید، سنت واحادیث نبوی اور شریعت کی بنیادوں پر نئے تیشے نئے حربے آزمائے جارہے ہیں، ضرورت ہے کہ اس بات کو اپنے ذہن ونظر اور مطالعہ میں ایک بار پھر تازہ کرلیا جائے کہ حقیقت دین کو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے جس کارواں اور قائدین نے واضح کیا، وہ پہلے بھی ایک ہی جماعت تھے، ایک ہی کہکشاں کے آفتاب و ماہتاب تھے اور ایک ہی منبع سے منور ہو کر، ضوفشانی فرماتے رہے، بعد میں بھی ہمیشہ ایک ہی رہے۔ ان میں نہ اس وقت اختلاف تھا جب وہ دامنِ رسالت کے زیر سایہ زندگی گزار رہے تھے، نہ اُس وقت تھا جب ان میں سے ثانی اثنین یارِ غار (سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو مسند خلافت سپرد کی گئی، نہ اُس وقت تھا جب ''لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِی لَکَانَ عُمَر'' کے مصداق (سیدنا عمر فاروق اعظم) اپنے اقتدار اور تدبر وانتظام سے ملّت اسلام کو، نئی فتوحات، نئی بلندیوں، نئی ترقیات اور نئے حصوں تک اسلام پہنچا کر، سرخرو اور کامیاب فرمارہے تھے۔ تاہم بعد کے حالات میں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان بعض غلط فہمیاں پیش آئیں اور اختلافات ومشاجرات ہوئے لیکن ان کے دل ہمیشہ صاف رہے، انھوں نے ان اختلافات ونزاعات کو اپنے دامن سے بھی جھٹک دیا تھا اور اپنی اولادوں کو اس کے اثرات سے محفوظ رکھنے کی پوری کوشش کی۔

اس لیے یہ ان کے باطن کی خرابی اور قلبی اندرونی اختلاف کا اثر نہیں، بلکہ صرف اختلاف رائے کی بات تھی۔

شرح عقائد نسفی کا اقتباس اوپر گزر گیا ہے، اس میں فرمایا گیا ہے:

''وَ مَا وَقَعَ بَیْنَھُمْ مِنَ الْمُنَازَعَاتِ وَالْمُحَارَبَاتِ فَلَهٗ مَحَامِلُ وَ تَاوِیْلَاتٌ''

ان حضرات کے درمیان جو بھی اختلاف ومشاجرات ہوئے، انھوں نے ان کو قطعاً بھلادیا، فراموش کردیا تھا۔ ان کی بعد کی زندگی، ان کے باہمی تعلقات، خاندانی رشتے، عظمت واحترام اور روابط اسی طرح باقی رہے۔ ان حضرات کے باہمی تنازعات واختلاف کی جو روایت واطلاعات اور تاریخی معلومات ہیں، ان کے ساتھ ایک بڑی خطرناک سازش ہوئی ہے۔ چونکہ کہ اس طرح اکثر روایتوں کے نقل کرنے والے اور ان روایتوں کی مدد سے اوّل اوّل تاریخ مرتب کرنے

والے، اسی خیال وفکر کے اشخاص تھے جو اختلاف وعدم توازن کے شکار تھے، اس لیے ان کو پڑھتے ہوئے بہت احتیاط کی اور بہت غور وفکر کی ضرورت ہے کہ:

ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

خانوادۂ علی رضی اللہ عنہ میں حضرات شیخین کے ناموں کا معمول اور اہتمام:

یہ بھی ایک عالم آشکارا اور بے غبار حقیقت ہے کہ اگر اللہ نہ کرے، ان حضرات کے درمیان بعد میں یا شروع میں زندگی کے کسی دور میں بھی، بداعتمادی، اختلاف اور بے تعلقی کی ایسی کوئی بات ہوتی جس کا تذکرہ کیا جاتا ہے اور ان کے شفاف دامن کو آلودہ کرنے کی جسارت کی جاتی ہے، تو کیوں یہ حضرات اپنے خاندانی رشتے اس شدت وقوت سے باقی رکھتے، کیوں اپنی اولادوں کے نام پر ابوبکر، عمر، عثمان، عائشہ رکھتے۔ کیونکہ ان کی یادوں کو ہر وقت اپنے سامنے تازہ رکھتے اور کس وجہ سے اپنے اخلاف کو، ان حضرات کے خاندانوں سے رشتہ ناتا جوڑنے کی تاکید واہتمام فرماتے اور اس میں کوشش کا مزاج بناتے؟

ذرا غور تو فرمایے! حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادوں کی قریبی اولاد میں سے، چار کے نام ابوبکر، پانچ کے عمر اور پانچ ہی کے نام عائشہ ہیں۔ بھلا کون اپنے دشمنوں کے نام پر اپنی اولادوں کے نام رکھتا ہے، کون ان لوگوں سے جن سے پشتینی، خاندانی عداوتیں ہوں، اپنی بیٹیاں دینا اور ان گھروں میں اپنے لڑکوں کی شادی کرنا پسند یا گوارہ کرتا ہے۔ ان حضرات کے باہمی رشتے اور قریب ترین گہرے تعلقات کی جو مصدقہ تفصیلات اور معتبر شجرے، ڈنکے کی چوٹ پر اس فاسد خیال اور بے اصل پروپیگنڈے کی تردید کرتے ہیں اور کہہ رہے ہیں:

اے کاش حقیقت کی کچھ ان میں جھلک ہوتی		واعظ تری تقریر افسانے ہی افسانے

اس مطالعہ سے چند نہایت حیرت انگیز چونکا دینے والی معلومات سامنے آتی ہیں، جو اپنے آپ میں بڑی دریافت اور عجوبہ کی حیثیت رکھتی ہیں:

(۱) حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی جو نسلیں معروف وموجود ہیں، وہ تمام تر وہ ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پوتیوں، نواسیوں اور اسی طرح حضرت عمر فاروق کی اولاد سے ہوئی ہیں۔

(۲) حضرت امام جعفر صادق اس پر فخر کرتے تھے کہ میری مادری نسبت (والدہ اور دادی) دونوں کا سلسلہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جڑا ہوا ہے۔

(۳) حضرات شیخین (ابوبکر وعمر) رضی اللہ عنہما کے علاوہ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی تمام زوجات غیر عرب، عجمی

خاندانوں سے تھیں۔

(۴) شیعہ صاحبان کی روایات میں، ان کے اماموں کی مادری نسبت (حضرت جعفر صادق کے بعد) اور ثبوت میں سخت اختلاف ہے۔

دقیق علمی مباحث، متکلمانہ مناظراتی بحثوں سے قطع نظر، یہاں درج یہ اطلاعات اور شجرے ہی اس کی مکمل تردید کر رہے ہیں کہ ان خاندانوں میں آپس میں سخت اختلافات تھے اور دونوں کی مذہبی فکر اور راستے الگ الگ تھے۔ اس تاریخی مطالعہ کی ایک ایک کڑی اور ہر اک شاخ کے آپس کے معتبر قریبی رابطے اور رشتہ داریاں بہت صاف صاف کہہ رہی ہیں کہ ان دونوں سلسلوں، خاندانوں اور اہل نسبت میں آپس کے اختلاف، بداعتمادی اور قطع تعلقات کی روایات وخبریں غلط اور بالکل غلط ہیں۔

اس نظریہ کا ناقابل تردید ثبوت ان خاندانوں کی باہمی رشتہ داریاں ہیں، ان سے ہمارے اس نظریہ بلکہ عقیدہ کی توثیق ہو رہی ہے، جو شیعہ علماء مورخین اور ماہرین علم الانساب نے اپنی کتابوں میں تحریر کیے ہیں اور یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو آج نئی دریافت ہوئی ہو، بلکہ قدیم سے قدیم ترین مؤرخین اور علمائے انساب نے ان سب کا تذکرہ کیا ہے اور ان کی صداقت کو بلاخوف تردید ظاہر بھی کیا ہے۔

نورالحسن راشد کاندھلوی

۱۷/رجب ۱۴۳۲ھ